

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول [illegible] — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی — قیمت سالیانہ معہ محصول [illegible]

نمبر ۶ جلد ۵ — لودیانہ ۸ فروری ۱۸۷۷ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

دستور العمل نور افشاں

دفعہ ۱- یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہی + دفعہ ۲- مضامین مندرجہ ذیل ہوتے ہیں اول آرٹیکل دینی و دنیوی + دوم مضامین مالی و ملکی جن سے فایدہ خاص و عام ہو + سوم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ + چہارم مراسلات کارسپانڈنٹ کے بھیجے ہوئے + پنجم اخبارات ملکی و ولایتی و گزٹ پنجاب کا خلاصہ وغیرہ + دفعہ ۳- قیمت سالیانہ بلا محصول [illegible] معہ محصول [illegible] ششماہی بلا محصول [illegible] معہ محصول [illegible] سہ ماہی بلا محصول [illegible] معہ محصول [illegible] ماہواری بلا محصول [illegible] معہ محصول [illegible] اور جو صاحب بلا اطلاع اس امر کے درخواست کرینگے کہ شروع سال سے مجکو ضرورت نہیں ہی مگر سب اخبار بھیجو انکی خدمت میں شروع سال سے سب پرچہ روانہ کئے جاوینگے + بیرنگ خط مطبع میں کوئی صاحب بھیجے اور رسید بذریعہ اخبار کے مشتہر ہوگی علیحدہ نہیں دیجاویگی + دفعہ ۴- جو صاحب کہ کچھ پرچہ ۶ یا ۱۲ منگانے چاہیں انکی شرح یہہ ہی + ۶ پرچہ کیواسطے بلا محصول [illegible] معہ محصول [illegible] ۱۲ پرچہ کیواسطے [illegible] بلا محصول معہ محصول [illegible] +

غزل

من تصنیف جیمس امریل متخلص گل روڑکی

یہہ ہی چند روزہ بہار گل - نگر اسپہ دلکو نثار گل -

تجھے کچھ بھی خوف ہی خار گل - جو گلے کا تیرے ہی ہار گل

جو عندلیبیں تھیں دلستاں - فدا ہی کرتی تھیں تجپہ جاں -

ولے جب نمود ہوئی خزاں - گئیں سبکی سب بے سدھار گل

یہہ چمن جو اب ہی ہرا بھرا - جو خزاں کا قبضہ ہوا ذرا -

نہ رہیگا کوئی شجر ہرا - یہہ ہی سوچ اب دل زار گل

کہیں سرو و قمری و لالہ تھا - کہیں تھا ہزار و مو [illegible]

ہوئے آخرش لو وہ سب فنا - ہی چمن میں کیکو قرار گل

مجھے دام یہانہ ہی جا بجا - پھنسے مرغ دل ہی ہزار ہا -

ہی بہار یہاں کی عجب بلا - یہاں چپکے چپکے گذار گل

جو کہ ہی چمن کا ہی باغباں - ہی سبھوں کی نظروں سے وہ نہاں -

دے اسکا تجھ میں ہی ہی مکاں - اسی باغباں کو پکار گل

یہہ تسلیٔ الٰہی ہی خوش خبر - مگر اپنے دل میں تو گل فکر -

دل و جان سے عیسیٰ پے رکھ نظر جو ہی تیرا حامی و کار گل

اشتہار کتب

کرشچن ورنیکولر ایجوکیشن سوسائٹی کی طرف سے ۲۱ جلدیں حکایات و رسالجات کی جو نہایت دلچسپ اور مرغوب طبع ہیں خوشخط عمدہ کاغذ ۹۵۰ چھوٹے بڑے صفحہ پر لودیانہ مشن پریس سے شایع ہوئی ہیں - جو صاحب ایک روپیہ پیشگی بھیجیں معہ محصول اُن کی خدمت میں ایک ایک جلد یعنے کل ۲۱ جلدیں ارسال ہونگی +

نورافشاں

——— ایک خبر سے معلوم ہوا کہ فی الحال پشاور میں سید نور محمد شاہ وزیر کابل کے ساتھ گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے سر لیوس پیلی صاحب ملکی معاملات کے بابت بات چیت کر رہے ہیں۔ اور تاحال گورنمنٹ انگریزی اور امیر کابل کے درمیان اتحاد سابقہ بنا ہوا ہی اسپر وہاں کے بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اگر ابھی تک دوستی کا برتاؤ موجود ہی تو یہہ فوجیں سرحد و راولپنڈی وغیرہ میں کیوں چلی آتی ہیں۔ اور نیز یہہ بھی سُنا جاتا ہی کہ عطا محمد خان ایجنٹ گورنمنٹ انگلشیہ اپنے تمام تعلقات ترک کر کے اپنا اسباب و نوکر چاکر وغیرہ سبکو لیکر پشاور میں چلا آیا ہی اور کسیکو اب یہہ اُمید نہیں ہی کہ عطا محمد خان پھر پشاور سے کابل میں جاوے۔ اُمید ہی کہ ایک یا دو ہفتہ میں وہاں کے تمام حالات معلوم ہو جاوینگے +

——— قسطنطنیہ کی تار برقی سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان روم نے صوبجات خود مختار یعنے سرویہ و مانٹنگرو سے درخواست کی کہ ہم اور تم اپنے معاملہ کا بطور خود فیصلہ کریں اور سلطان کی یہہ مرضی ہو کہ نئی رعایا کا آپ ہی بندوبست کریں اور دیگر سلاطین کی صلاح کو رد کر دیا ہی۔ اس امر میں شہنشاہ جرمن دیگر والیان ملک کو صلاح دیتا ہی کہ سلطان روم کو ایک سال کی مہلت دینی چاہئے اور پھر دیکھنا چاہئے کہ سلطان نے اپنے وعدہ کا ایفا کیا ہی کہ نہیں + بیشک اگر سلطان روم وعدہ حال کی تعمیل کرے تو اس بڑے معاملہ کا بہتر فیصلہ ہو جاویگا مگر سلطان اتنی دفعہ وعدہ خلافی کر چکے ہیں کہ اُن کی ذات سے یہہ اُمید نہیں پڑتی کہ اس وعدہ کو بھی وہ پورا کریں +

——— آجکل جو قحط مدراس احاطہ میں پڑ رہا ہی نہایت ہی سخت ہی اسپر بعض بعض اخبار والے کہتے ہیں کہ سرکار کا انتظام دربارہ قحط مدراس اچھا نہیں ہی۔ کیونکہ یہہ بات اب اچھی طرح معلوم ہو گئی ہی کہ وہاں غلہ کا قحط نہیں ہی بلکہ روزگار کا قحط ہی چنانچہ سرکار پر فرض ہی کہ ان غریبوں کے بچانیکے واسطے ایسا کام جاری کیا جاوے کہ جس سے اُن کی فاقہ کشی دور ہو +

——— ہم پبلک اُپنین سے یہہ خبر بمسرت تمام نورافشاں میں لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ پنجاب نے فن فلاحت کی ترقی کے واسطے کالج یا ایک بڑے مدرسہ کے قایم کرنیکا وعدہ کیا ہی اور بنگالہ کے مدرسہ زراعت سے بڑا ہوگا +

ہر ایک امر جو فایدہ عام کیواسطے نظر آتا ہی ابتک اُسکی درخواست گورنمنٹ سے کیجاتی ہی۔ تاہنوز کسیکو یہہ خیال نہیں ہوا ہی کہ جو چیز ملکی یا قومی فایدہ کیواسطے ہو اُسمیں خود ہی ہمت کریں اور اس کام کو سرانجام تک پہونچا دیں۔ فی الحال انگلستان و دیگر ممالک میں رعایا اپنی طور سے رفاہیت کے کام جاری کرتی ہی۔ جبکہ ہندوستانی ملکی معاملات میں اپنا دخل ہونا مقدم سمجھتے ہیں تو مناسب ہی کہ اسیطرح ایسے کاموں میں پہلے قدم بڑھاویں نہیں تو اپنے تئیں سول سروس وغیرہ اعلی عہدہ کے لایق تصور نکریں ورنہ اپنے ماباپ کے ہاتھ سے روٹی کھاکے خوش رہیں +

اُن خاصیتوں کا بیان جو خلق کے متعلق ہیں

بقیہ راستی عدل اور انصاف

ایسے عہدہ پر دولتمند کی طرفداری نہ چاہئے اور مفلسوں پر رحم کھاکے تونگروں کی حق تلفی نہ کرنی چاہئے بلکہ چھوٹے اور بڑے یکساں اور انصاف کو اُن دونوں سے بڑا سمجھنا چاہئے۔ غرض انصاف خدا کے خوف سے کرنا چاہئے اور آدمی کی خوشی اُس میں منظور نہ رکھنی چاہئے۔ اور ایسوں کو بدون عہدہ حکومت خلق کے اپنے آپ میں بھی منصف ہونا چاہئے۔ مثلاً بڑے آدمی جن کے مطیع اور زیر حکم بہت لوگ ہوتے ہیں سبھوں کا حق ادا کرنا اپنے آپ پر فرض سمجھیں۔ زمیندار قصد نہ کریں کہ اپنے مزارعان سے سب کچھ لے لیویں اور وے زیر بار خراج شب و روز روتے رہیں اور اپنا مال بڑھانے کے لئے غریبوں کی حق تلفی ہرگز کرنی نہ چاہئے۔ دنیاداروں میں یہہ رسم ہی کہ قرض لیکے اپنے گھر کی زیبائی اور لباس کی خوشنمائی کرتے ہیں اور یہہ نہیں سمجھتے کہ اُن کی قیمت وقت پر نہ ادا کرنے سے دینیوالے کا نقصان ہوتا ہی۔ یہہ بھی ایک ناانصافی ہی خدا کا فرمان ہی کہ سوائے دین محبت کے کسی کے قرضدار نہ ہو۔ اگر بڑے آدمی یہہ سوچیں کہ وے غریبوں کو کس طرح لوٹتے ہیں تو آپ ہی اپنے دلمیں نادم ہو وینگے لیکنے نہ دنیا یا کاریگروں کو روپیہ دینے کے وعدہ میں کئی دن اور کئی گھنٹے اپنے دروازے پر حاضر رکھنا یہہ بھی بے انصافیوں سے ہی مزدوروں کی مزدوری رکھنی یا اُن کے مقدور سے زیادہ اُنسے



کام طلب کرنا یا حساب میں اُنکو ٹھگنا بھی نامنصفی ہی بلکہ ایسے کاموں سے مفلسوں کے جو نقصان ہوتے بیان سے باہر ہیں۔ نوکروں کا حق ادا کرنا بھی اِنصاف میں داخل ہی۔ اگر تم تجارت پیشہ ہو تو روپیہ کی محبت سے اپنے دل کو خراب نہ کرو۔ کسی کو نادان دیکھکر بڑی چیزوں کو پچھے اسباب کی جگہہ دیکے بہت قیمت نہ لو اور بیشی لینے کے زیادہ اور دینے کے کم رکھکے لوگوں کو نہ ٹھگو اپنے پڑوسی کے مال کا ہمیشہ لحاظ رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی کہے کہ اِس جھوٹھی دنیا میں اِنصاف سے بنج اور بیوپار کرنا ممکن نہیں تو میں اِس مقدمہ میں مناظرہ نہیں کرتا صرف خدا کا حکم یاد دلاتا ہوں کیونکہ اُس نے اِنصاف تم پر فرض کیا ہی اور ہر وقت تم سے دیانت داری اور راستی طلب کرتا ہی۔ اُسکا وعدہ ہی کہ اگر تم دیانت دار ہو تو تمہیں ہرگز اپنے سے دور نہ کرونگا تمہاری ضرورت کو بہم پہنچاؤنگا اور کسی بات میں تمہیں محتاج نہ چھوڑونگا بددیانتی اور بے اِنصافی سے جو لوگ دولت کما کر تونگر ہوئے اُن کے انجام سے تم واقف ہو بلکہ دنیا میں بھی اُنہوں نے اپنے ایسے مال کا برتنا نہیں پایا اور اُن کی عاقبت کا حال خدا کے کلام سے صاف معلوم ہی۔ خیال کرو کہ اپنے بال بچے اور جورو کو آسودہ رکھنے کی نیت پر اپنے پڑوسیوں کا مال بے اِنصافی سے ٹھگ لینا کیسی بے اِنصافی ہی۔ اُس آدمی پر افسوس ہی جو ناراستی سے اپنا گھر بناتا ہی۔ تم اپنے آپ کو ٹھگنے جانا نہیں چاہتے ہو اور یقین جانتے ہو کہ کوئی چور یا لالچی یا ظالم خدا کی بادشاہت کا وارث نہیں ہوگا۔ خداوند یسوع مسیح نے بعوض اپنے خون کے تمہیں گناہ کے ہاتھ سے مول لیا

اور اپنے فضل میں داخل دیا۔ پس تم کو چاہئے کہ جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے سلوک کریں تم بھی اُنسے ویسا ہی کرو۔ اِسی میں نبیوں کے کلام اور ساری شریعت کا خلاصہ ہی۔ اگر تم کسی بڑے خاندان کے رئیس ہو اور تمہارے بہت خادم اور خادمہ ہیں تو ہر روز ایک کا حق جیسا جیسا ادا کرنا چاہئے کرو۔ اُنکو بدمزاجی نہ دکھاؤ اور اُن سے وعدہ خلافی نہ کرو جنکی جسکی تنخواہ ہی وقت پر ادا کرو اور اگر کسی سے کچھ قصور ہو تو دھمکی میں اعتدال سے باہر نہ جاؤ اور بیہودہ گالی سے اُن کے دل کو رنجیدہ نہ کرو۔ اور جب اُنکو وفادار پاؤ تو وفاداری کے منفر ہو کے اُنکی دالداری کرو اگر وے بیمار ہوویں تو اُن کی دوا اور بیمارداری کو بھی اِنصاف سمجھو اُن کی طلب کاٹکے اپنا گھر نہ بھرو اور کمزور اور ناتوان جان کر نکال نہ دو کیونکہ جب تندرستی میں اُنہوں نے تمہاری خدمت کی تو بیماری کے وقت نہیں جو وے بلا تمہاری مدد کے لاچار ہیں کہاں جاویں۔ اِنصاف خداوند کا اپنے نوکروں پر خدا کے کلام سے آشکارا ہی۔ موسیٰ نے اِسی مقدمہ میں کئی ایک دفتر تعلیم کے اپنی شریعت کی کتاب میں لکھے ہیں کہ خدا مانند باپ کے سب پر حاکم ہی اور ہر ایک کے ظلم اور حق تلفی کا منصف ہی۔ اُسکے مطلب سمجھ کے فرمانبردار رہو۔ مسیحی کہلانا اور ایسا سخت گناہ کرنا جس کو خداوند مسیح نے منع کیا ہی یعنے اپنے گھر میں ظالم کی طرح رہنا اور نوکروں پر ظلم کرنا یہہ بات نہایت نامعقول ہی۔ ایسے خاوند کے نوکر اُسکو مسیحی سمجھکر کبھی اُسکی عزت نہیں کر سکینگے اور اُس کے آثار لوگوں کے لئے نہایت ضرررساں ہیں بلکہ اُن کی جان کا خون خدا اُس کے ہاتھوں سے طلب کریگا۔ برعکس اِس کے

اگر خدا تعالیٰ تمہیں کسی کا نوکر کر دیوے تو مناسب ہی کہ دیانت داری کے ساتھ خدا کی نظر میں اپنے آقا کی خدمت اِنصاف سے کرو۔ اُسکا مال بیہودہ صرف کرنے سے باز رکھو۔ اُسکی کسی چیز یا اسباب چُرانے کا ہرگز قصد نہ کرو اور کسی دوسرے کے ساتھ شریک ہو کر ٹھگی کی نیت نہ رکھو۔ نہ اپنی نظر میں کسی دوسرے کو نقصان کرنے دو اور نہ کسی کی زبان سے اُس کی بُرائی سُنو۔ کام میں سُستی نہ کرو خواہ وہ حاضر ہو یا غیر حاضر اور جو تمہاری امانت میں ہی اُسکی خیانت نہ کرو بلکہ ہر آن اور ہر مقام اور ہر کام میں اُسکا فایدہ ڈھونڈھو اور اُس کے مال کو اپنا مال سمجھو اور اُسکا نقصان اپنا نقصان جانو۔ ایسے نوکر جو مسیحی کہلاتے ہیں اپنے کاموں سے اپنے خاوند کی نظر میں مسیحی دین کی توقیر اور عزت بڑھاوینگے کیونکہ اِس سے خدا راضی ہی اور یسوعی نوکروں پر یہ سب امور فرض ہیں۔ راستی اور اِنصاف کے نوکروں پر ویسی ہی ضرورت ہی جیسے آقا کو اُن کے ایمانکی ہوتی ہی بے امور بے پھل نہیں جاوینگے بلکہ آقا کا اعتبار تم پر اُسی قدر رہیگا جس قدر تم مسیحی فرائض اِس مقدمہ میں ادا کروگے۔ اگر تمہارا آقا بے دین ہو اور تمہاری دینداری سے نفرت رکھے اور تمہیں ستاوے تو صبر سے برداشت کرو اور یہہ جانو کہ اپنے فرائض ادا کرنیکا اجر خدا سے ہی۔ اور تم اپنے حق کو اِس نیت پر ادا کئے جاؤ کہ اجر اِس کا آدمی نہیں دیویگا تو خدا ضرور دیویگا۔ تمہاری دیانت داری کا گواہ خدا ہی اور فرشتے بھی جانتے ہیں اور اُن کی نظر میں جو کچھ تم سے ہو سکے نیکی کرو +

ایک اِنصاف جو مسیحی لوگوں کو واجب ہی سو خراج اور محصول واجبی کا ادا کرنا ہی جو قانون سے اُس ملک میں مقرر ہوا ہو

اس مقدمہ میں خدا کا فرمان ہی کہ ہر ایک کا حق ادا کرو جس کو خراج چاہیے خراج جس کو محصول چاہیے محصول دو - خداوند مسیح نے بھی فرمایا کہ جو قیصر کا ہی قیصر کو دو اور جو خدا کا ہی سو خدا کو دو اور اُس نے آپ بھی ایسا ہی کیا - باوجودیکہ سونا اور چاندی اُسکو میسر نہ تھا پھر بھی ایک مُعجزہ دکھلا کر اپنے غریب شاگردوں کو روپیہ دیا کہ قیصر کا محصول ادا کریں - اُس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حق ادا کرنا ایسوعیوں کو واجب ہی اور ہرگز اس سے باز نہ رہیں بلکہ سرخروئی سے بلا دھمکی کے ادا کر دیا کریں +

اسی کے ساتھ ایک فرض واپس دیدینا اُن چیزوں کا ہی جو کسی کی ملک سے جان بوجھکے یا بھول کے لے لی ہوں خواہ مال ہو یا عزت ہو - اگر تم کسی دوست کو کوئی خبر جھوٹی بھول کے دے بیٹھے ہو تو جب تم کو اطلاع اُسکے جھوٹھ کی ہوئے بھی اطلاع کرو یا حساب میں اگر غلطی سے کسی کا مال تمہارے ہاتھ آیا ہو تو بروقت معلوم ہونے کے واپس کرو - اگر اپنے کلام سے کسی کی عزت میں خلل ڈالا ہو یا کسی کو گناہ کے کام میں ترغیب کی ہو تو اُس سے آپ توبہ کرنے میں اور اُسکو باز لانے میں کوشش کرو - ان باتوں میں انصاف کو ہرگز نہ بھولو بلکہ بدلہ دیکر اپنے ایمان کی بڑائی کرو اور اپنے پڑوسی کو گناہ سے بچاؤ - اور اگر کسی کی بدنامی تقریراً یا تحریراً تم نے مشہور کی ہو تو اُسی طرح اُسے لوٹاؤ تاکہ تمہارے وسیلے سے کسی کا زیان اور نقصان نہ ہو + ربا جی چاہیے انصاف ہر ایک کام میں + روز و شب میں اور صبح و شام میں + منصفی ہی شرط ہر ایک فعل کی + ابتدا اور وسط اور انجام میں + باقی آیندہ

منقولات

گورنمنٹ ہند کا حکم

نمبر ۳۷: یکم جنوری ۱۸۷۷ کو جو ہند کے قیدیوں کی نسبت جاری ہوا

جناب ویسرائے گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے یہہ تجویز کی کہ حضرت ملکہ معظمہ کے قیصر ہند کا خطاب اختیار کرنیکے مبارک موقع پر یکم ماہ حال کو ہند کے کل جیلخانوں اور پورٹ بلیر کی آبادی تعزیری میں سے اور آباد یہائے سٹریٹس کے قیدیان سزا یافتہ ہند میں سے براہ عفو و ترحم کسیقدر قیدی رہا کئے جائیں اور کسیقدر قیدیوں کی میعاد سزا کم کیجائے +

۲ - اس نظر سے ہند کے جیلخانوں کے مندرجہ ذیل تین قسم کے قیدیوں کے حالات پر غور ہوئی +

۱ مجرمان عام - ۲ قیدیان دیوانی - ۳ قیدیان ملکی -

۱ - مجرمان عام

۳ - عام مجرموں کی نسبت جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے یہہ ہدایت فرمائی ہی کہ ہر ایک صوبے کے کل قیدیوں میں سے ۱۰ فیصدی رہا کئے جائیں مگر اسکا لحاظ رہے کہ کل مقامات سے جہان تک ممکن ہو بشرح مساوی رہا ہوں اور اس معافی سے قیدیان مندرجہ ذیل مستثنےٰ رہیں +

اول - وہ جنکا چال چلن ایام قید میں خراب اور شرارت آمیز رہا ہو -

دوم - وہ جنکے جرایم (مثل ٹھگی یا ڈکیتی) جزیرہ پورٹ بلیر میں ۲۰ سال قید بھگتنے کے بعد رہائی کی سفارش سے مستثنےٰ کئے گئے ہیں اور وہ جنکی رہائی سے خونریزیوں اور دیگر جرایم خلل انداز امن خلایق کے پھر واقع ہونیکا احتمال ہو -

سوم - وہ جو جرم کے عادی اور جرائم پیشہ ہوں اور وہ جو دو دفعہ سے زیادہ سزایاب ہو چکے ہوں -

۴ - دس فیصدی کے حکم کے بموجب حتی الامکان تین قسم کے مجرمان عام (یورپین خواہ ہندوستانی) رہائی کے واسطے منتخب ہوئے - یعنے

اول - وہ جنکا چال چلن عموماً اچھا ہو مگر یکایک اشتعال کے سبب جرائم مثل بلوائے یا ہنگامہ یا حملہ یا قتل انسان مستلزم سزا کے مرتکب ہوئے ہوں اور وہ عورتیں جنہوں نے بدنامی کے ڈر سے طفل کشی کا ارتکاب کیا ہو - اور اسی قسم کے اَور مجرم -

دوم - وہ جن سے اوائل عمر میں ارتکاب جرائم ہوا ہو مگر کسی خاص قسم کی بدچلنی ظہور میں نہ آئی ہو +

سوم - وہ جنکے جرائم تو سنگین قسم کے تھے مگر عرصہ دراز تک نیک چلنی کے ساتھ قید بھگتنے سے کسیقدر اُنکی تلافی ہو گئی ہی - اسی مد میں وہ چند دائم الحبس قیدی بھی شامل ہو سکتے ہیں جو بیس برس تک قید بھگت چکے ہوں اور تمام مدت قید میں عموماً نیک چلن رہے ہوں +

۵ - ان عام ہدایتوں کے بموجب لوکل گورنمنٹونکو دس فیصدی کے قاعدہ سے رہائی کیواسطے قیدیوں کے منتخب کرنیکا اختیار دیا گیا تھا اور ہر ایک صوبہ میں اس خدمت پر ایک خاص افسر مقرر ہوا تھا +

۶ - سزاوں کی جزوی معافیوں کی نسبت یہہ حکم ہی کہ جن لوگونکو ایک مہینے کی یا اُس سے کم سزا ہوئی اور یکم ماہ حال کو یا اُس سے پہلے نصف میعاد قید

بھگت چکے ہوں وہ تاریخ مذکور کو بلا استثنا رہا کردئے جائیں +

۷- جن لوگوں کو ایک مہینے سے زیادہ یا چھہ مہینے سے کم تک کی سزا ہوئی ہو اُن کی میعاد قید میں پندرہ پندرہ دن کی تخفیف کی گئی - اور جنکو چھہ مہینے سے زیادہ سزا ہوئی ہو اُنکو ایک ایک مہینے کی اور جنکو ایک سال سے زیادہ ہوئی ہو اُنکو فی سال ایک مہینے کی قید معاف ہوئی مگر ان احکام کے بموجب جو تخفیفیں کیجائیں وہ صرف نیک چلن مجرموں کی نسبت عمل میں آئیں - کسی صورت میں یہہ معافی اُن مجرموں کے واسطے روا نہیں رکھی گئی جنپر دو مرتبہ سے زیادہ جرم ثابت ہوا ہو یا جو امن قائم رکھنے کی غرض سے جیلخانہ بھیجے گئے ہوں اور نہ یہہ معافی کسی ایسے شخص سے متعلق ہے جسکا وقت سے پہلے چھوٹ جانا حکام مقام کے نزدیک مقامی مصلحتوں کے لحاظ سے نامناسب ہو +

۲- قیدیان دیوانی

۸- قیدیان دیوانی کے بارہ میں جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یہہ حکم صادر فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کے قرضہ کی تعداد سو روپیہ سے زیادہ نہو وہ سب رہا کردئے جائیں اور اُنکا قرضہ یا قرضے جنکے سبب وہ قید ہیں گورنمنٹ ادا کرے +

۳- قیدیان جزیرہ پورٹ بلیر

۹- اس مد کے قیدیوں کے باب میں جناب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر نے ہند کے قیدیوں کے بارہ میں جو ہدایت جاری ہوئی ہیں اُن کے بموجب فہرستیں مرتب کرکے ارسال کی ہیں اور جو لوگ معافی کے قابل ہیں اُنکے واسطے خاص سفارشیں کی ہیں یہہ فہرستیں لوکل گورنمنٹوں اور چیف کمشنریوں میں بھیجی گئیں اور ہر ایک شخص کے بارہ میں پوری پوری غور ہوئی بس جو معلومات اسطرح حاصل ہوئی اُسکے بموجب جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ارشاد فرماتے ہیں کہ عمر قیدیوں میں سے ۲۷۰ مرد اور ۹۰ عورتیں بالکل رہا کردی جائیں اور میعادی قیدیوں میں سے ۶۵ مرد و عورت اور ایک عیسائی یعنے کل ۴۳۴ رہا کئے جائیں +

۱۰- قطعی رہائی کے علاوہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کو اجازت دی گئی ہے کہ وہاں کے نیک چلن قیدیونکو جہاں تک وہ مناسب سمجھیں جزیرہ مذکور کی حدود کے اندر آزادی بخشیں اور اسکے سوا جو قیدی اُنکی آزمایش کے ابتدائی مدارج میں ہوں اُنکو اپنی اپنی جماعت میں ترقی دیں +

۱۱- ہندوستان کے جو قیدی آبادیہائے سٹریٹس میں ہیں اُن کے بارہ میں کامل تحقیقات عمل میں آئی - سنگاپور میں ایک خاص عہدہ دار اس غرض سے مامور ہوا کہ جو ہندوستانی قیدی صوبہ سٹریٹس میں سزا بھگت رہے ہیں ان کے مقدمات میں پھر غور کرنیکے واسطے وہاں کی گورنمنٹ سے گفتگو کرے چنانچہ اس عہدہ دار نے جسکا نام مسٹر براڈہرسٹ ہے اور بنگال سول سروس سے متعلق ہے آبادیہائے مذکور کے تمام ہندوستانی قیدیوں کی فہرستیں تیار کیں اور یہہ فہرستیں بھی قیدیان جزیرہ پورٹ بلیر کی فہرستوں کی طرح لوکل گورنمنٹوں میں اُن کے صوبوں کے قیدیوں کی نسبت اُن کی رائے دریافت کرنیکی غرض سے بھیجی گئیں - اس تحقیقات کا نتیجہ یہہ ہے کہ ۲۲۱ قیدی بالکل رہا کئے گئے +

۱۲- سراواک سے چار ہندوستانی قیدی بالکل رہا ہوئے اور مدراس سے سٹریٹس کے ۲ قیدی رہا ہوئے اور بمبئی سے پانچ - پس جو قیدی بعبور دریائے شور محبوس تھے اُن میں سے ۱۷۰ قیدی قطعی رہا ہوئے +

۱۳- ہند میں ملکی قیدیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور فی الحقیقت اُن میں سے اکثر واقعی محبوس نہیں ہیں بلکہ اپنی اپنی سکونت کے مقامات معینہ میں زیر نگرانی رہتے ہیں +

بہرحال یہہ امر ممکن معلوم ہوا کہ پنجاب کے سردار کشن کور اور سردار نراین سنگھ کو بالکل آزادی عطا کیجائے اور مقامات مختلفہ کے رہنے والے اور اشخاص پر بھی یہہ عنایت کیجائے +

۱۴- لوکل گورنمنٹوں کو خاص ہدائتیں ہوئی ہیں کہ قیدیوں کی رہائی کی تجویزات احتیاط کے ساتھہ اور بے خلل عمل میں آئیں اور اُن قیدیوں کو تھوڑے تھوڑے کرکے اور جہاں ممکن ہو پولیس کی نگرانی میں اُن کے گھر پہنچایا جائے +

۱۵- ان احکام کا کل نتیجہ یہہ ہے +

(الف) جو قیدی لوکل گورنمنٹوں اور چیف کمشنروں نے رہا کئے اور اُن میں قیدیان دیوانی اور ملکی بھی داخل ہیں	۱۵۳۱۷
(ب) جو قیدی جزیرہ پورٹ بلیر سے رہا ہوئے	۴۴۴
(ج) جو قیدی آبادیہائے سٹریٹس اور اور مقامات سے رہا ہوئے	۲۲۷
میزان	۱۵۹۸۸

حکم ہوا کہ یہہ رزولیوشن اطلاع عام کے کئے

مشتہر کیا جاوے اور مندرجہ ذیل لوکل گورنمنٹوں اور چیف کمشنریوں میں مرسل ہو +

مدراس - بمبئی - بنگال - ممالک مغربی و شمالی پنجاب - اودھ - ممالک متوسط - برٹش برہما - میسور و کورگ - آسام - اضلاع مفوضہ حیدر آباد +

گورنمنٹ ہند کے احکام ہوم ڈپارٹمنٹ نمبری ۱۰،۳ موَرخہ یکم جنوری ۱۸۷۸ء کا انتخاب - کمپ دہلی

رزولیوشن

جناب ویسرائے بہادر با جلاس کونسل معافی عطیہ ۱۸۵۹ء کی شرائط پر غور فرما کر اشتہار دیتے ہیں کہ جو لوگ بغاوت کے سرغنہ تھے اُنکی معافی کا استثنا منسوخ کیا گیا اور آپ اُن لوگوں کو اختیار ہے کہ فقط حکام ضلع کو اپنے واپس آنیکی اطلاع کرنے اور آئندہ نیک چلن رہنے کی شرط پر اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے آئیں مگر ضرور ہے کہ ایسے لوگ جس ضلع میں سکونت رکھتے ہوں جب اُسکی حدود سے باہر جانا چاہیں تو اول اِس امر کی اطلاع حکام ضلع کو کریں + قاتلوں اور باغی فوج کے سرغنوں کی نسبت استثنائے مذکور بدستور قائم رہیگا اور اشتہار مندرجۂ بالا کی کوئی عبارت سابق شاہ دہلی کے بیٹے فیروز شاہ سے متعلق نہ ہوگی +

اخبارات ملکی و ولایتی

قیدی جو قیدی قیصری خطاب پر تمام اضلاع ہند سے رہا ہوئے تھے اُن میں سے اب بعض بعض پھر عدالتوں کو اپنا مُنھہ دکھانے لگے ہیں +

اسپر مصنف لوگ ضرور کہینگے کہ ستار و دے بار بار +

نیامشن ملک جرمنی سے پادری فلکس صاحب نے آکر مقام ہزاری باغ میں سنتھال کے لوگوں کیواسطے ایک نیا مشن جاری کیا ہے +

جموں خبر ہے کہ شہر جموں میں گاس کی روشنی کی تجویز ہو رہی ہے اُسپر مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ اِس کام کیواسطے مبلغ اڑھائی لاکھ روپیہ صرف کریں + یہہ بات مہاراجہ صاحب کی عالی ہمتی میں داخل ہے +

ڈاکٹر والنٹن صاحب جو ولایت تشریف لیگئے تھے وہاں سے چالیس ہزار روپیہ جمع کرکے اِس نیت سے لائے ہیں کہ آگرہ میں ایک ڈاکٹری مدرسہ جاری کریں +

گناہ کبیرہ اِنگلستان میں ایک سال کے اندر یعنے ۱۸۶۹ء میں ایک ارب گیارہ کروڑ ایک لاکھ بارہ ہزار دو سو ساٹھہ روپیہ شراب نوشی میں صرف ہوا - اور ۱۸۷۳ء میں ایک ارب چالیس کروڑ ایک لاکھ سینتالیس ہزار ایکسو بیس روپیہ برباد ہوا + اب دیکھنا چاہئے کہ وہاں سالانہ چوبیس کروڑ روپیہ کا اناج پیدا ہوتا ہے اور روٹی کیواسطے چوراسی کروڑ روپیہ خرچ کرتے ہیں یعنے فی کس عہ خرچ پڑتا ہے - چاء - کافی - مصری - چاول فی کس عہ سالیانہ خرچ ہوتا ہے - اور اِن ہر دو اشیاء کے واسطے للعہ فی کس ہوا - یعنے ایک ارب پینتیس کروڑ روپیہ اِنگلستان میں اِن اشیا کیواسطے خرچ ہوتا ہے مگر شراب کے لئے فی کس للعہ یعنے ایک ارب چالیس کروڑ روپیہ سالانہ صرف ہوتا ہے + اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک شراب خوری کے اِنسداد کرنیوالوں کو کام بہت باقی ہے +

لاہور میں رؤسا امرتسر و لاہور نے ایک جلسہ میں یہہ تجویز کی ہے کہ آنریبل سر ہنری ڈیوس صاحب پنجاب کے مہربان لفٹنٹ گورنر کی یادگار میں حضور ممدوح کی ایک لعبت سنگین (قیمتی دس ہزار روپیہ) ولایت سے منگوا کر سنگمری حال میں رکھی جاوے - اور پچیس ہزار روپیہ نقد بنک میں رکھہ کر اُسکے سود سے دو سکالرشپ جناب موصوف کے نام سے مقرر کیجاویں اکثروں کے نزدیک تجویز کی پچھلی جز بہت مفید اور تعریف کے لائق ہے +

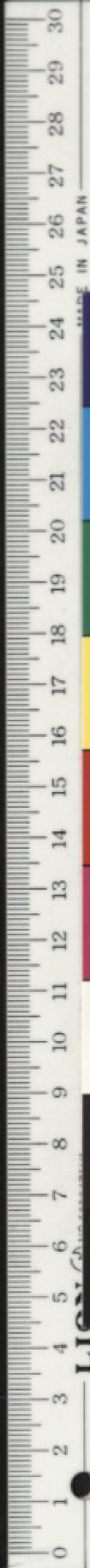
لکھنو میں ایک نئے قلعہ کے بننے کی تجویز درپیش ہے اور بڑی سرگرمی سے مقررہ جگہہ کی پیمائش ہو رہی ہے +

بنگلور ممالک مدراس میں سخت قحط ہے - کچھہ کچھہ اُسکا اثر بمبئی تک بھی پہونچتا ہے - اگر گورنمنٹ مدراس لارڈ نارتھہ بروک صاحب کی طرح جانفشانی کرے تو خوب ہو +

روس بعض وقایع نگاروں نے مشتہر کیا تھا - کہ ٹرکی مظلوم عیسائی رعایا کی مدد دربار اِنگلستان اِسواسطے نہیں کرتا کہ گویا اِنگلستان روس سے حسد رکھتا ہے - سو ۲ - ماہ گذشتہ کی سپیچ میں سر اسٹافرڈ نارتھہ کوٹ صاحب نے اُس شک کو عمدہ دلایل سے رفع کر دیا اور ثابت کر دیا ہے کہ جو کچھہ دربار اِنگلستان کرتا ہے وہ ایسی حکمت عملی سے کرتا ہے جو ہر طرح سے عمدہ ہے +

خام خیالی بڑودہ کے لوگوں نے قیصر ہند کی مبارک بادی کی تقریب پر جو عرضداشت لنڈن بھیجی ہے اُسپر پینتیس ہزار لوگوں کے دستخط ہیں - اُسمیں یہہ التجا کی ہے کہ گایکوار معزول پھر گدی نشین کیا جاوے +

امداد قحط مہاراجہ صاحب بہادر ہلکر فرماں روائے اندور نے آٹھہ ہزار روپیہ - اور جناب بیگم صاحبہ والیہ



بھوپال سے پانچہزار روپیہ قحط زدگان ملک مدراس کے لئے عطا کیا ہی *

کلکتہ جو ریلوے کا جلسہ کلکتہ میں ۵ فروری کو جمع ہونیوالا تھا وہ فی الحال ملتوی رہا وجہ اسکی یہہ ہی کہ مدراس اور بمبئی سے بوجہ زیادتی کام کے ریلوے افسر نہیں آسکے اور ابھی یہہ نہیں مقرر ہوا ہی کہ کب یہہ جلسہ جمع ہوگا غالباً شروع ایام برسات یا سرما میں پھر جمع ہو *

جعلی نوٹ ایک عجیب طرح کا مقدمہ بمبئی میں ہوا ہی پولیس کی کارروائی سے یہہ مقدمہ ظاہر ہوا ورنہ کاہیکو ظاہر ہوتا یعنے ایک ہفتہ کا عرصہ ہوا کہ ایک شخص نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے روبرو آکر کہا کہ مجھہ سے وعدہ ہوا تھا کہ اگر ایک ہزار روپیہ کے نوٹوں کا روپیہ لاؤں تو مجھکو بہت بڑی کمیشن ملیگی اور اپنے وعدہ کی صداقت کے واسطے اُسنے جعلی نوٹ پیش کئے اسپر صاحب ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ جس شخص نے یہہ نوٹ تم کو دئے ہیں اسکو فلان مقام پر لاؤ اور پولیس کے آدمیوں کو وہاں پوشیدہ رکھو اور اُس سے باتیں کرو تو معلوم ہو پس ایسا ہی کیا گیا اور وہ آدمی اور بھی پانچ جعلی نوٹ اپنے ہمراہ لایا اُسوقت پولیس نے نکلکر اُسکو گرفتار کیا اس شخص نے چاہا کہ نوٹوں کو نگل جاوے مگر یہہ نہ نگل سکا اور پولیس والوں نے اُسکے حلق سے نوٹ نکلوائے جب اِسکے گھر کی تلاشی لی گئی تو بہت سے آلات ملے اور جعلی نوٹ برآمد ہوئے اب پولیس تلاش میں ہی کہ اس شخص کے ساتھہ کون کون صاحب ہیں کیونکہ تنہا تو ایسی بڑی کارروائی یہہ نہ کر سکتا تھا * از شمس الاخبار

میرٹھہ ہمکو افسوس ہی کہ میرٹھہ میں ۶۰ رسالہ کے بارک پر بجلی پڑی اور ایک آدمی جو ابھی ام برس

تک خدمت کرکے انگلینڈ کو جانیوالا تھا اُسکے صدمہ سے مرگیا *

بڑودہ۔ بڑودہ کی فوج جو دہلی میں آئی ہی اب بوجہ سُننے حکم کوچ کے ناراض ہی کسواسطے کہ انکو اُمید تھی کہ ہم لوگ بذریعہ ریل اپنے اپنے مقام پر پہونچ جاوینگے اور دہلی میں وہ لوگ تخمیناً عرصہ تین ماہ میں پہنچے تھے *

انگلنڈ اند نوں انگلنڈ میں روز و شب یکساں بارش ہورہی ہی اور اکثر بلاد و امصار میں طغیانی ہوئی ہی *

پیرس ۱۳ جنوری کو پیرس سے بذریعہ تار برقی خبر آئی کہ نیشنل اسمبلی یعنے قومی مجلس فرانس نے بانڈیچری کی مصیبت قحط کیواسطے ۴۰۰۰ پونڈ یعنے چالیس ہزار روپیہ دئے ہیں *

سرحد سے خبر آئی کہ صاحب کمانڈر انچیف افواج ہندالل پر سے گھوڑا کو دانے ہوئے گر پڑے اور خفیف سی چوٹ آئی *

علاقہ سرحد کا پنجاب سے علیحدہ ہوجانیکے وقت پنجاب کے لفٹنٹ گورنر بجائے کوہ مری کوہ دلہوزی پر قیام فرمایا کرینگے

انتخاب تار برقی

لنڈن۔ ۱۵ جنوری ۱۸۸۰ء کل لورپول میں ٹوریلن کا ایک بڑا مجمع ہوا۔ سر سٹفورڈ نارتھہ کورٹ نے تقریر کی جسمیں اُنہوں نے بیان کیا کہ انگلستان کے فواید اور صلح کی خواہش نے سلطنت کی حکمتوں کی رہنمائی کی۔ اُس نے اس سے انکار کیا کہ ترکی کے عیسائیوں کے معاملہ میں ہمارا درمیان آنا روس کے حسد سے تھا اور کہا کہ گورنمنٹ نے سعتوبوں کی چھوٹی تدبیر کو نہایت ہوشیاری سے روکا۔ اور کہا کہ مجلس شورہ روم نے تجاویز مجلس مشاورت کو بیوقوفی سے نہ مانا۔ لیکن انکو اپنی رائے کے پسند یا اختیار کرنیکا منصب حاصل تھا۔ اور کوئی دوسرا بادشاہ مجاز نہ تھا کہ

اِس نامنظوری کو اپنی حقارت سمجھے۔ مسٹر گراس صاحب نے کہا کہ حال میں جو صلح کی اُمیدیں ہیں۔ وہ گذشتہ چند ماہ کی اُمیدوں سے بہتر ہیں *

سینٹ پیٹرزبرگ۔ ۲۴ جنوری ۱۸۸۰ء روس کا مطبع سمجھتا ہی کہ یورپ اُس تجویز کو تقویت اپنے کا پابند ہی جو مجلس مشاورت نے کی تھی *

کانسٹنٹنوپل ۲۰ جنوری ۱۸۸۰ء سر ہنری الیٹ صاحب نے رخصتی ایڈریس کے جواب میں سلطنت ٹرکی کی آئندہ حالت کی بابت اپنے یقینی خیالات کا اظہار کیا مجلس مشاورت نے اور بادشاہوں کی خواہش کے مطابق بہ رضا و رغبت ملک میں تہذیب پھیلانیکا ارادہ ظاہر کیا ہی یہہ بھی سنا جاتا ہی کہ شہنشاہ روس نے اور بادشاہوں سے التماس کی ہی کہ معاملات ٹرکی میں سب کی صلاح سے متحد ہوں *

ایڈن۔ ۲۰ جنوری ۱۸۸۰ء طہران کا دخانی جہاز معہ بمبئی ڈاک کے یکم جنوری کو بعد از دوپہر روانہ ہوا *

پشاور ۲۰ جنوری ۱۸۸۰ء سید نور محمد صاحب وزیر اعظم امیر کابل آج صبح کے وقت یہاں پہونچے ۱۵ توپوں کی سلامی سر ہوئی چھاونی کے مجسٹریٹ اور گارڈ آف آنر نے استقبال کیا۔ دوپہر کے وقت وزیر اعظم صاحب نے سر لوئیس پلی صاحب سے ملاقات کی پختہ طور پر معلوم ہوا ہی کہ پشاور میں جو مجلس سرحدی معاملات پر غور کرنے کے واسطے منعقد ہوئی ہی اُسکا منشا محض امن و امان قایم رکھنے کے واسطے ہی اور لڑائی کی تمام خبریں بے بنیاد ہیں اور یقین ہی کہ اب برٹش گورنمنٹ اور امیر کابل میں ارتباط اور اتحاد کیواسطے ہمیشہ کی نسبت ایک مضبوط عہدنامہ ہوجائیگا *

مدراس ۲۰ جنوری ۱۸۸۰ء آج بوقت صبح سر جرج ممبل صاحب تشریف لائے ڈیوک آف بکنگھم صاحب کے